بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd S. No 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۶ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا خاص نمبر

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱؎

۵ رجمادی الثانی ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۷ | ۱۰ تبلیغ ۱۳۳۳ھ ۱۰ فروری ۱۹۵۴ء | نمبر ۳۲

پنجاب میں پچاس لاکھ روپے سے امدادی کام شروع کیا جائیگا

پریس کانفرنس میں ملک فیروز خان نون کا بیان

لاہور ۹ فروری۔ حکومت پنجاب نے پچاس لاکھ روپے سے امدادی کام شروع کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ اس کا اعلان آج پنجاب کے وزیر اعظم ملک فیروز خان نون نے ایک پریس کانفرنس میں کیا آپ نے بتایا کہ یہ رقم دیگر ذرائع کے علاوہ امریکی گیہوں کی فروخت سے حاصل کی گئی ہے۔

پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے مزید بتایا کہ مفت تقسیم کے لئے جو امریکی گیہوں صوبہ کو ملا تھا اس کا ایک چوتھائی تقسیم ہو چکا ہے۔ صوبہ میں گیہوں کا بھاؤ اب بھی تسلی بخش ہے ... ہے اور نئی فصل کے بعد تو بھاؤ اور گر جائے گا۔ آپ نے بتایا صوبائی حکومت نے قانون تحفظ عامہ اور غنڈہ ایکٹ میں اہم ترامیم کی منظوری دے دی ہے۔

تحقیقاتی عدالت میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا بیان

ذیل میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کا وہ بیان درج کیا جاتا ہے۔ جو تحقیقاتی عدالت میں بتاریخ ۱۳-۱۴-۱۵ جنوری ۱۹۵۴ء بصورت شہادت قلمبند ہوا۔ اصل بیان املاء کردہ عدالتِ عالیہ انگریزی میں ہے۔ اور ذیل میں اس کا اردو ترجمہ درج کیا جاتا ہے (ایڈیٹر المصلح)

بجواب سوالات عدالت بتاریخ ۱۳ جنوری ۱۹۵۴ء

سوال۔ کیا وہ تحریری بیان جو ۲۴ جولائی ۱۹۵۳ء کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اس عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور جس پر ... مرزا عزیز احمد نے کی اور جس پر مسٹر بشیر احمد۔ مسٹر اسد اللہ خاں اور مسٹر غلام مرتضےٰ کے دستخط ہیں۔ وہ صحیح طور پر آپ کی جماعت کے خیالات کی ترجمانی کرتا ہے؟

جواب۔ جی ہاں۔ ایسی امکانی غلطی کو نظر انداز کرتے ہوئے جو سہواً رہ گئی ہو۔

سوال۔ تحقیقاتی عدالت نے آپ کی انجمن سے کچھ سوالات پوچھے تھے۔ جن کا جواب اگزبٹ نمبر ۲۲۳ کی صورت میں موجود ہے کیا یہ جواب بھی صحیح طور پر آپ کی جماعت کے نظریات کی ترجمانی کرتا ہے؟

جواب۔ جی ہاں یہ جواب مجھے دکھایا گیا تھا۔ اور یہ میری جماعت کے نظریات کی صحیح طور پر ترجمانی کرتا ہے۔ لیکن اس دستاویز کے بارہ میں بھی کسی امکانی سہو نظر کے متعلق وہی رعایت ملحوظ رکھی جانی چاہیئے

سوال۔ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کے بیان کے جواب میں بھی اس عدالت کے سامنے ایک بیان دستاویز ۲۲۳ پیش کیا گیا تھا۔ کیا آپ نے اس بیان کو دیکھ لیا تھا؟

جواب۔ یہ بیان مجھ سے مشورہ لینے کے بعد تیار کیا گیا تھا اور غالباً میں نے اس کو پڑھا بھی تھا۔ اس کے متعلق بھی وہی رعایت مدنظر رکھتے ہوئے جس کا میں نے دوسری دو دستاویزات کے متعلق ذکر کیا ہے یہ سمجھا جانا چاہیئے کہ یہ اس جماعت کے نظریات کی ترجمانی کرتا ہے۔ جس کا میں امیر ہوں۔

سوال۔ رسول کون ہوتا ہے؟

جواب۔ رسول اسے کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے کسی خاص مقصد کے لئے انسانوں کی راہنمائی کی غرض سے مامور کیا ہو۔

سوال۔ کیا نبی اور رسول میں کوئی فرق ہے؟

جواب۔ صفات کے لحاظ سے دونوں میں کوئی خاص فرق نہیں۔ وہی شخص اس لحاظ سے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام لاتا ہے رسول کہلائیگا لیکن ان لوگوں کے لحاظ سے جن کی طرف وہ خدائی پیغام لاتا ہے وہ نبی کہلائیگا۔ اس طرح وہی ایک شخص رسول بھی ہوگا اور نبی بھی۔

سوال۔ آپ کے نزدیک آدمؑ سے لیکر اب تک کتنے رسول یا نبی گذرے ہیں؟

جواب۔ غالباً اس بارہ میں کوئی بات قطعی طور پر نہیں کہی جا سکتی۔ احادیث میں ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار بیان ہوئی ہے۔

سوال۔ کیا آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ رسول تھے؟

جواب۔ آدم کے بارہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان کو بعض لوگ صرف نبی یقین کرتے ہیں اور رسول نہیں سمجھتے۔ مگر میرے نزدیک یہ سب رسول بھی تھے اور نبی بھی۔

سوال۔ ولی کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہوتا ہے۔

سوال۔ اور محدث کون ہوتا ہے؟

جواب۔ وہ جس سے اللہ کلام کرتا ہے۔

سوال۔ اور مجدد کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ جو اصلاح اور تجدید کرتا ہے۔ محدث ہی کا دوسرا نام مجدد ہے۔

سوال۔ کیا ولی۔ محدث یا مجدد کو وحی ہو سکتی ہے؟

جواب۔ جی ہاں

سوال۔ ان پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟

جواب۔ وحی کے معنے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو وحی پانے والے پر مختلف طریق سے نازل ہوتا ہے۔ وحی کے نازل ہونے کا ایک طریق یہ ہے کہ جس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اس کے سامنے ایک فرشتہ ظاہر ہوتا ہے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ جس شخص پر وحی نازل ہوتی ہے۔ وہ بعض الفاظ سنتا ہے۔ لیکن کلام کرنے والے کو نہیں دیکھتا۔ وحی کا تیسرا طریق من وراء حجاب ہے یعنی پردے کے پیچھے سے یعنی رویا کے ذریعہ سے

سوال۔ کیا فرشتوں کے سردار حضرت جبرائیل کسی ولی۔ محدث یا مجدد پر وحی لا سکتے ہیں؟

جواب جی ہاں۔ بلکہ متذکرہ بالا اشخاص کے علاوہ دیگر افراد پر بھی

سوال۔ ایک ولی۔ محدث یا مجدد پر نازل ہونے والی وحی کا کیا موضوع ہو سکتا ہے؟

جواب۔ جس پر وحی نازل ہوتی ہو۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار یا آئندہ آنے والے واقعات کی خبر یا کسی پہلی نازل شدہ کتاب کے متن کی وضاحت

سوال۔ کیا ہمارے نبی کریمؐ پر صرف جبرائیل کے ذریعہ ہی وحی نازل ہوتی تھی؟

جواب۔ یہ درست نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہر وحی حضرت جبرائیل ہی لاتے تھے ہاں یہ درست ہے کہ وحی خواہ ایک نبی یا ولی یا محدث یا مجدد پر نازل ہو وہ حضرت جبرائیل کی نگرانی میں نازل ہوتی ہے۔

سوال۔ وحی اور الہام میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ کوئی فرق نہیں۔

سوال۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب پر حضرت جبرائیل وحی لاتے تھے؟

جواب۔ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہر وحی حضرت جبرائیل کی نگرانی میں نازل ہوتی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے ایک الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جبرائیل ایک دفعہ ان پر نظر آنے والی صورت میں ظاہر ہوئے تھے۔

سوال۔ کیا مرزا صاحب اصطلاحی (Dogmatic) معنوں میں نبی تھے؟

جواب۔ میں نبی کی کوئی اصطلاحی (Dogmatic) تعریف نہیں جانتا۔ میں اس شخص کو نبی سمجھتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے نبی کہا ہو۔

سوال۔ کیا اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو نبی کہا ہے؟

جواب۔ جی ہاں

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے آدمی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح بیگرن لین کراچی سے شائع کیا

سوال۔ مرزا صاحب نے پہلی مرتبہ کب کہا کہ وہ نبی ہیں۔ مہربانی فرما کر اس کی تاریخ بتلایئے؟ اور اس بارہ میں ان کی کسی تحریر کا حوالہ دیجئے؟

جواب۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے ۱۸۹۱ء میں نبی ہونے کا دعوے کیا۔

سوال۔ کیا ایک نبی کے ظہور سے ایک نئی امت پیدا ہوتی ہے؟

جواب۔ جی نہیں

سوال۔ کیا اس کے آنے سے ایک نئی جماعت پیدا ہوتی ہے؟

جواب۔ جی ہاں

سوال۔ کیا ایک نئے نبی پر ایمان لانا دوسرے لوگوں کے متعلق اس کے ماننے والوں کے رویہ پر اثر انداز نہیں ہوتا؟

جواب۔ اگر تو آنے والا نبی صاحبِ شریعت ہے تو اس سوال کا جواب اثبات میں ہے۔ لیکن اگر وہ کوئی نئی شریعت نہیں لاتا۔ تو دوسروں کے متعلق اس کے ماننے والوں کے رویہ کا انحصار اس سلوک پر ہوگا۔ جو دوسرے لوگ ان کے ساتھ کرتے ہیں۔

سوال۔ کیا دوسرے مفہوم کے لحاظ سے احمدی ایک جداگانہ کلاس نہیں ہیں؟

جواب۔ ہم کوئی نئی امت نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ ہیں۔

سوال۔ کیا ایک احمدی کی اولین وفاداری اپنی مملکت کے ساتھ ہوتی ہے۔ یا کہ اپنی جماعت کے امیر کے ساتھ؟

جواب۔ یہ بات ہمارے عقیدہ کا حصہ ہے کہ ہم جس ملک میں رہتے ہوں۔ اس کی حکومت کی اطاعت کریں

سوال۔ کیا ۱۸۹۱ء سے پہلے مرزا غلام احمد صاحب نے بار بار نہیں کہا تھا کہ وہ نبی نہیں ہیں۔ اور یہ کہ ان کی وحی وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت ہے؟

جواب۔ انہوں نے ۱۹۰۰ء میں لکھا تھا کہ اس وقت تک ان کا یہ خیال تھا کہ ایک شخص صرف اس صورت میں ہی نبی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے۔ لیکن اللہ تعالے نے وحی کے ذریعہ انہیں بتلایا کہ نبی ہونے کے لئے شریعت کا لانا ضروری شرط نہیں ہے۔ اور یہ کہ ایک شخص نئی شریعت لانے کے بغیر بھی نبی ہو سکتا ہے۔

سوال۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب معصوم تھے؟

جواب۔ اگر تو لفظ معصوم کے معنے یہ ہیں کہ نبی کبھی بھی کوئی غلطی نہیں کر سکتا۔ تو ان معنوں کے لحاظ سے کوئی فرد بشر بھی معصوم نہیں حتیٰ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان معنوں کے لحاظ سے معصوم نہ تھے۔ جب معصوم کا لفظ نبی کے متعلق بولا جاتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ اس شریعت کے کسی حکم کی جس کا وہ پابند ہو خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی قسم کے گناہ کا خواہ وہ کبیرہ ہو یا صغیرہ مرتکب نہیں ہو سکتا بلکہ وہ مکروہات کا بھی مرتکب نہیں ہو سکتا۔ لیکن نبی کیسے گو وہ ایسے ہی جو کوئی نئی شریعت نہیں لاتے تھے۔ وہ امور جو شریعت سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ ان کے بارہ میں نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کر سکتا ہے۔ مثلاً دو فریق مقدمہ کے درمیان تنازعہ کے بارہ میں اس سے غلط فیصلہ کا صادر ہونا ناممکن نہیں ہے۔

سوال۔ آپ اس سوال کا جواب کس رنگ میں دے سکتے ہیں کہ آیا مرزا غلام احمد صاحب کس مفہوم کے مطابق معصوم تھے؟

جواب۔ وہ ان معنوں میں معصوم تھے کہ وہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ نہیں کر سکتے تھے۔

سوال۔ کیا آپ یہ مانتے ہیں کہ دوسرے انسانوں کی طرح مرزا صاحب بھی روزِ حساب اپنے اعمال کے لئے جواب دہ ہوں گے؟

جواب۔ قیاس یہی ہے کہ انہیں اپنے اعمال کا حساب نہیں دینا پڑے گا۔ ہمارے نبی کریم ؐ نے کہا ہے کہ آپ کی امت میں کثیر التعداد ایسے لوگ ہیں جو نبی نہیں ہیں۔ مگر وہ یوم الحساب کو حساب سے مستثنیٰ ہوں گے۔

سوال۔ موت کے بعد انبیا پر کیا گزرتی ہے؟ کیا وہ دوسرے انسانوں کی طرح یوم الحساب تک قبروں میں رہتے ہیں۔ یا کہ سیدھے فردوس یا اعراف میں چلے جاتے ہیں؟

جواب۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کہ انبیا موت کے بعد سیدھے فردوس یا اعراف میں چلے جاتے ہیں لیکن یہ درست ہے کہ وہ اللہ کے قریب تر ایک خاص مقام پر پہونچا دیئے جاتے ہیں۔ چونکہ مرزا غلام احمد صاحب نبی تھے اس لئے اللہ تعالے نے ان سے بھی عام احوال کی طرح نہیں بلکہ خاص سلوک کیا ہو گا

سوال۔ کیا آپ یہ مانتے ہیں کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو منکر و نکیر قبر میں اس کے پاس آتے ہیں؟

جواب۔ منکر و نکیر دو فرشتے ہیں لیکن میرا یہ عقیدہ نہیں کہ وہ قبر میں مردوں سے سوالات کرنے کے لئے جسمانی صورت میں ظاہر ہوں گے۔

سوال۔ منکر و نکیر قبر میں کیوں آتے ہیں؟

جواب۔ مرنے والے کو اس کے آئندہ حال کی خبر دینے کے لئے

سوال۔ کیا آپ کے خیال میں منکر و نکیر مرزا غلام احمد صاحب کی قبر میں بھی آئے تھے؟

جواب۔ میرے پاس اس بات کے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

سوال۔ کیا وہ نور جو اللہ تعالے نے آدم کو معاف کرنے کے بعد اس میں داخل کیا تمام مرزا صاحب کو بھی ورثہ میں ملا ہے؟

جواب۔ مجھے کسی ایسی تھیوری کا علم نہیں قرآن کریم یا کسی صحیح حدیث میں کسی ایسے واقعہ کا ذکر نہیں۔

سوال۔ کیا قرآن کریم میں مسیح یا مہدی کے متعلق کوئی واضح پیشگوئی موجود ہے؟

جواب۔ ان کا ذکر قرآن کریم میں نام لے کر موجود نہیں۔

سوال۔ کیا احادیث مسیح اور مہدی کے ظہور پر متفق ہیں؟

جواب۔ ایسی کوئی حدیث موجود نہیں جس میں یہ کہا گیا ہو کہ کوئی مسیح ظاہر نہیں ہوگا۔ جہاں تک مہدی کا تعلق ہے بعض حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی اور مسیح ایک ہی ہیں۔

سوال۔ کیا تمام مسلمان متفقہ طور پر ان احادیث کو مانتے ہیں؟

جواب۔ جی نہیں

سوال۔ کیا ان احادیث سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ مسیح اور مہدی دو علیحدہ شخص ہوں گے؟

جواب۔ ہاں بعض احادیث سے ایسا ظاہر ہوتا ہے

سوال۔ ان احادیث کے مطابق جن میں مسیح اور مہدی کے ظہور کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ دجال کے قتل اور یاجوج ماجوج کی تباہی کے کتنے عرصہ بعد اسرافیل اپنا پہلا صور پھونکے گا؟

جواب۔ میں ان احادیث کو کوئی اہمیت نہیں دیتا

سوال۔ کیا آپ ان احادیث کو مانتے ہیں جن میں دجال اور یاجوج ماجوج کا ذکر ہے؟

جواب۔ اس سوال کا جواب دینے کے لئے مجھے ان احادیث کی پڑتال کرنا ہوگی۔ دجال یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔

سوال۔ کیا مسیح یا مہدی کو نبی کا رتبہ حاصل ہوگا؟

جواب۔ جی ہاں

سوال۔ کیا وہ دنیوی بادشاہ ہوں گے؟

جواب۔ میرے نزدیک نہیں۔

سوال۔ کیا اس مفہوم کی کوئی حدیث ہے کہ مسیح جہاد یا جزیہ کے متعلق قانون منسوخ کر دیگا؟

جواب۔ ایک حدیث جزیہ کے متعلق ہے اور دوسری حرب کے متعلق۔ ہم جزیہ کے متعلق حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور دوسری کو اس کی وضاحت سمجھتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ جو الفاظ یعنے یضع حدیث میں استعمال ہوتے ہیں ان کے معنے منسوخ کرنے کے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ اس لفظ کے معنے التوا کے ہیں۔

سوال۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعوے کیا؟

جواب۔ جی ہاں

سوال۔ کیا مسیح یا مہدی کے ظہور پر ایمان لانا مسلمانوں کے عقیدہ کا ضروری جزو ہے؟

جواب۔ جی ہاں۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ یہ دعوے درست ہے تو اسے ماننا اس پر فرض ہو جاتا ہے۔

سوال۔ کیا دین اسلام ایک سیاسی مذہبی نظام ہے؟

جواب۔ یہ ایک مذہبی نظام ہے مگر اس میں کچھ سیاسی احکام بھی ہیں۔ جو اس مذہبی نظام کا حصہ ہیں اور جن کا ماننا اتنا ہی ضروری ہے جتنا دوسرے احکام کا

سوال۔ اس نظام میں کفار کی کیا حیثیت ہے؟

جواب۔ کفار کو وہی حیثیت حاصل ہوگی جو مسلمانوں کو

سوال۔ کافر کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ کافر اور مومن اور مسلم نسبتی الفاظ ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ متعلق ہیں۔ ان کا کوئی جداگانہ یکتا مفہوم نہیں۔ قرآن کریم میں کافر کا لفظ اللہ تعالے کے تعلق میں بھی استعمال ہوا ہے اور طاغوت کے تعلق میں بھی۔ اسی طرح مومن کا لفظ طاغوت کے تعلق میں بھی استعمال ہوا ہے۔

سوال۔ کیا اسلامی نظام میں کفار یعنے غیر مسلموں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قانون سازی اور قانون کے نفاذ میں حصہ لیں۔ اور کیا وہ اعلے انتظامی ذمہ داری کے عہدوں پر فائز ہو سکتے ہیں؟

جواب۔ میرے نزدیک قرآن نے جس حکومت کو خالصۃً اسلامی حکومت کہا ہے۔ اس کا قیام موجودہ حالات میں ناممکن ہے۔ اسلامی حکومت کی اس تعریف کے مطابق یہ ضروری ہے۔ کہ دنیا کے تمام مسلمان ایک سیاسی وحدت میں منسلک ہوں۔ مگر موجودہ حالات میں یہ صورت بالکل ناقابل عمل ہے۔

سوال۔ کیا کبھی اسلامی حکومت قائم رہی بھی ہے؟

جواب۔ جی ہاں۔ خلفائے راشدین کی اسلامی جمہوریت کے زمانہ میں

سوال۔ اس جمہوریہ میں کفار کی کیا حیثیت تھی؟ کیا وہ قانون سازی اور نفاذِ قانون میں حصہ لے سکتے تھے۔ اور کیا وہ انتظامیہ کی اعلے ذمہ داریوں کے عہدوں پر متمکن ہو سکتے تھے؟

جواب یہ سوال اس وقت پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ اسلامی جمہوریہ کے دور میں مسلمانوں اور کفار میں مسلسل جنگ رہی اور جو کفار مفتوح ہو جاتے تھے۔ اسلامی مملکت میں انہیں وہی حقوق حاصل ہو جاتے تھے جو مسلمانوں کو حاصل ہوتے تھے۔ اُن دنوں آجکل جیسی منتخب شدہ اسمبلیاں موجود نہ تھیں۔

سوال۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں عدلیہ علیحدہ ہوتی تھی؟

جواب۔ اُن دنوں سب سے بڑی عدلیہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔

سوال۔ کیا اسلامی طرز کی حکومت میں ایک کافر کو حق حاصل ہے کہ وہ کھلے طور پر اپنے مذہب کی تبلیغ کرے؟

جواب۔ جی ہاں

سوال۔ اسلامی مملکت میں اگر کوئی مسلمان مذاہب کے تقابلی مطالعہ کے بعد دیانتداری کے ساتھ اسلام کو ترک کرکے کوئی دوسرا مذہب اختیار کر لیتا ہے جیسا کہ عیسائی یا دہریہ ہو جاتا ہے۔ تو کیا وہ اس مملکت کی رعایا کے حقوق سے محروم ہو جاتا ہے؟

جواب:۔ میرے نزدیک تو ایسا نہیں۔ لیکن اسلام میں دوسرے ایسے فرقے پائے جاتے ہیں جو ایسے شخص کو موت کی سزا دینے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

سوال:۔ اگر کوئی شخص مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی پر واجبی غور کرنے کے بعد دیانتداری سے اس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ کہ آپ کا دعویٰ غلط تھا۔ تو کیا پھر بھی وہ مسلمان رہے گا؟

جواب:۔ جی ہاں۔ عام اصطلاح میں وہ پھر بھی مسلمان سمجھا جائیگا۔

سوال:۔ کیا آپ کے نزدیک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سزا دے گا۔ جو غلط مذہبی خیالات یا عقائد رکھتے ہوں لیکن دیانتداری سے ایسا کرتے ہوں؟

جواب:۔ میرے نزدیک سزا جزا کا اصول دیانتداری اور نیک نیتی پر مبنی ہے۔ نہ کہ عقیدہ کی صداقت پر۔

سوال:۔ کیا ایک اسلامی حکومت کا یہ مذہبی فرض ہے کہ وہ تمام مسلمانوں سے قرآن اور سنت کے تمام احکام کی جن میں حقوق اللہ کے متعلق قوانین بھی شامل ہیں۔ پابندی کرائے؟

جواب:۔ اسلام کا بنیادی اصول یہ ہے کہ گناہ کی ذمہ داری انفرادی ہے۔ اور ایک شخص صرف ان ہی گناہوں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ جن کا وہ خود مرتکب ہوتا ہے۔ اس لئے اگر اسلامی مملکت میں کوئی شخص قرآن و سنت کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو اس کا وہ خود ہی جواب دہ ہے۔

بجواب سوالات عدالت بتاریخ ۱۲ جنوری

سوال:۔ کل آپ نے کہا تھا۔ کہ گناہ کی ذمہ داری انفرادی ہوتی ہے۔ فرض کیجئے کہ میں ایک مسلم حکومت کا مسلمان شہری ہوں۔ اور میں ایک دوسرے شخص کو قرآن و سنت کی کوئی خلاف ورزی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ کیا میرا یہ مذہبی فرض ہے۔ کہ میں اسے اس خلاف ورزی سے روکوں؟ مذہبی فرض کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر میں اسے ایسا کرنے سے نہ روکوں۔ تو میں خود بھی گنہگار ہوں گا؟

جواب:۔ آپ کا فرض صرف اس شخص کو نصیحت کرنا ہے۔

سوال:۔ اگر میں صاحب امر ہوں تو کیا پھر بھی یہی صورت ہوگی؟

جواب:۔ پھر بھی آپ کا یہ مذہبی فرض نہیں کہ آپ اس شخص کو ایسا کرنے سے جبراً روکیں۔

سوال:۔ اگر میں صاحب امر ہوں تو کیا میرا یہ فرض ہوگا کہ میں ایسا دنیاوی قانون بناؤں جو اس قسم کی خلاف ورزیوں کو قابل سزا قرار دے؟

جواب:۔ جی نہیں۔ ایسا کرنا آپ کا مذہبی فرض نہیں ہوگا۔ لیکن ایسا قانون بنانے کا آپ کو اختیار حاصل ہوگا۔

سوال:۔ کیا ایک سچے نبی کا انکار کفر نہیں؟

جواب:۔ ہاں یہ کفر ہے۔ لیکن کفر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جس سے کوئی شخص ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔ دوسرا وہ جس سے وہ ملت سے خارج نہیں ہوتا۔ کلمہ طیبہ کا انکار پہلی قسم کا کفر ہے۔ دوسری قسم کا کفر اس سے کم درجے کی بدعقیدگیوں سے پیدا ہوتا ہے۔

سوال:۔ کیا ایسا شخص جو ایسے نبی کو نہیں مانتا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آیا ہو۔ اگلے جہان میں سزا کا مستوجب ہوگا؟

جواب:۔ ہم ایسے شخص کو گنہگار تو سمجھتے ہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو سزا دیگا یا نہیں اس کا فیصلہ کرنا خدا کا کام ہے۔

سوال:۔ کیا آپ خاتم النبیین میں خاتم کی "ت" کو فتح سے پڑھتے ہیں۔ یا کسرہ سے؟

جواب:۔ دونو درست ہیں۔

سوال:۔ اس اصطلاح کے صحیح معنے کیا ہیں؟

جواب:۔ اگر اسے "ت" کی زبر سے پڑھا جائے تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوسرے نبیوں کی زینت ہیں۔ جس طرح انگوٹھی انسان کے لئے زینت ہوتی ہے۔ اگر اسے کسرہ سے پڑھا جائے۔ تو لغت کہتی ہے۔ اس صورت میں بھی اس کا یہی مفہوم ہوگا۔ مگر اس سے وہ شخص بھی مراد ہوگا۔ جو کسی چیز کو اختتام تک پہنچا دے۔ اس مفہوم کے مطابق اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ خاتم النبیین آخری نبی ہیں۔ مگر اس صورت میں لفظ النبیین سے مراد وہ نبی ہوں گے جن کے ساتھ شریعت نازل ہو۔ یعنی تشریعی نبی۔

سوال:۔ مرزا غلام احمد صاحب کن معنوں میں نبی تھے؟

جواب:۔ میں اس سوال کا جواب پہلے دے چکا ہوں وہ اس لئے نبی تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں ان کا نام نبی رکھا ہے۔

سوال:۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی درجہ کا کوئی اور شخص آئندہ آسکتا ہے؟

جواب:۔ اس کا امکان ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آیا اللہ تعالیٰ آئندہ ایسے اشخاص مبعوث کرے گا یا نہیں۔

سوال:۔ کیا عورت نبی ہو سکتی ہے؟

جواب:۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عورت نبی نہیں ہو سکتی۔

سوال:۔ کیا آپ کی جماعت میں کسی عورت نے اس منصب پر ہونے کا دعویٰ کیا؟

جواب:۔ میرے علم کے مطابق نہیں۔

سوال:۔ کیا جہنم ابدی ہے؟

جواب:۔ نہیں۔

سوال:۔ کیا جہنم کوئی طور ہے یا متحرک شے یا کوئی مقررہ مقام؟

جواب:۔ جہنم صرف ایک روح سے تعلق رکھنے والی کیفیت ہے۔

سوال:۔ امام غزالیؒ نے جہنم کو ایک جانور سے تشبیہ دی ہے کیا یہ درست ہے؟

جواب:۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لفظ مجازاً استعمال کیا گیا ہے۔

سوال:۔ اسلام کے بعض نکتہ چین کہتے ہیں۔ کہ اسلام جیسا کہ ایک معمولی عالم دین اسے سمجھتا ہے۔ ذہنی غلامی کو دائمی شکل دیتا ہے۔ کیونکہ وہ دیانتداری سے مخالفت کرنے والوں کو چاہے وہ کتنے ہی دیانتدار ہوں ہمیشہ کے لئے جہنمی قرار دیتا ہے۔

جواب:۔ میری رائے میں اسلام ہی صرف ایک ایسا مذہب ہے۔ جو جہنم کو ابدی نہیں سمجھتا۔

سوال:۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ان لوگوں تک بھی وسیع ہوگی۔ جو مسلمان نہیں ہیں؟

جواب:۔ یقیناً۔

سوال:۔ کیا قوم کا موجودہ نظریہ کہ ایک ریاست کے مختلف مذاہب کے ماننے والے شہریوں کو سارے سیاسی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ اسلام میں پایا جاتا ہے؟

جواب:۔ یقیناً۔

سوال:۔ ایک غیر مسلم حکومت میں ایک مسلمان کا اس صورت میں کیا فرض ہے۔ اگر یہ حکومت کوئی ایسا قانون بنائے جو قرآن و سنت کے خلاف ہو؟

جواب:۔ اگر حکومت قانون بناتے وقت وہ اختیارات استعمال کرے۔ جو وہ بحیثیت حکومت استعمال کر سکتی ہے۔ تو مسلمانوں کو اس قانون کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر یہ قانون پرسنل ہو۔ مثلاً اگر یہ قانون مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے روکے تو چونکہ یہ ایک بہت اہم سوال ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو ایسا ملک چھوڑ دینا چاہیئے۔ لیکن اگر وہ سوال معمولی نوعیت کا ہو مثلاً وراثت شادی وغیرہ کا معاملہ ہو۔ تو مسلمانوں کو اس قانون کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔

سوال:۔ کیا ایک مسلمان کسی غیر مسلم حکومت کا وفادار ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ یقیناً۔

سوال:۔ اگر وہ ایک غیر مسلم حکومت کی فوج میں ہو۔ اور اسے ایک مسلم حکومت کے ساتھ لڑنے کے لئے کہا جائے تو اس صورت میں اس کا کیا فرض ہوگا؟

جواب:۔ یہ اس کا کام ہے۔ کہ وہ دیکھے کہ آیا مسلم مملکت حق پر ہے یا نہیں اگر وہ سمجھے کہ مسلم حکومت حق پر ہے تب اس کا فرض ہے۔ کہ وہ استعفیٰ دیدے یا جیسا کہ بعض دوسرے ممالک میں دستور ہے یہ اعلان کر دے۔ کہ ایسی جنگ میں شمولیت میری ضمیر کے خلاف ہے۔

سوال:۔ کیا آپ کا یہ ایمان ہے۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب بھی انہی معنوں میں شفیع ہوں گے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شفیع سمجھا جاتا ہے؟

جواب:۔ جی نہیں۔

چودھری نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ جماعت اسلامی کی جرح کے جواب میں

سوال:۔ آپ کی جماعت میں الفضل کی کیا حیثیت ہے اور آپ کا اس سے کیا تعلق ہے؟

جواب:۔ یہ صحیح ہے کہ اس اخبار کو میں نے جاری کیا تھا۔ لیکن میں نے دو تین سال بعد اپنا تعلق اس سے منقطع کر لیا تھا غالباً ایسا میں نے ۱۹۱۵ء یا ۱۹۱۶ء میں کیا تھا۔ یہ اب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ملکیت ہے۔

سوال:۔ کیا ۱۹۱۵ء کے بعد آپ کے اختیار میں یہ بات تھی۔ کہ آپ اس کی اشاعت کو روک دیں؟

جواب:۔ جی ہاں۔ اس اعتبار سے کہ جماعت میری وفادار ہے۔ اور اگر میں انہیں کہوں گا۔ کہ وہ اس پرچہ کو نہ خریدیں تو اسکی اشاعت خود بخود بند ہو جائیگی۔

عدالت کا سوال:۔ کیا آپ انجمن کو مشورہ دے سکتے ہیں۔ کہ وہ اس کی اشاعت کو بند کر دے؟

جواب:۔ میں انجمن کو بھی مشورہ دے سکتا ہوں۔ جو اسکی مالک ہے۔ کہ وہ اسکی اشاعت کو روک دے۔

سوال:۔ کیا آپ مومن اور مسلم کی اس تعریف سے اتفاق رکھتے ہیں۔ جو صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے عدالت کے ایک سوال کے جواب میں دی تھی۔

جواب:۔ جی ہاں۔

وکیل کے سوال:۔ کیا آپ اپریل ۱۹۱۱ء میں تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر تھے؟

جواب:۔ ہاں۔

سوال:۔ کیا آپ نے جن خیالات کا آج یہاں اظہار کیا ہے۔ ان خیالات سے کسی رنگ میں مختلف ہیں جو آپ نے اپریل ۱۹۱۱ء میں تشحیذ الاذہان کے دیباچہ میں ظاہر کئے تھے؟

جواب:۔ نہیں۔

سوال:۔ کیا آپ اب بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ جو آپ نے کتاب آئینہ صداقت کے پہلے باب میں صفحہ ۳۵ پر ظاہر کیا تھا یعنی یہ کہ تمام وہ مسلمان جنہوں نے مرزا غلام احمد صاحب کی بیعت نہیں کی خواہ انہوں نے مرزا صاحب کا نام بھی نہ سنا ہو۔ وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج؟

جواب:۔ یہ بات خود اس بیان سے ظاہر ہے کہ میں ان لوگوں کو جو میرے ذہن میں ہیں مسلمان سمجھتا ہوں لیس جب میں "کافر" کا لفظ استعمال کرتا ہوں۔ تو میرے ذہن میں دوسری قسم کے کافر ہوتے ہیں۔ جن کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں۔ یعنی وہ جو ملت سے خارج نہیں جب میں کہتا ہوں۔ کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تو میرے ذہن میں وہ نظریہ ہوتا ہے جس کا اظہار کتاب مفردات راغب کے صفحہ ۲۴۰ پر کیا گیا ہے جہاں اسلام کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک دون الایمان اور دوسرے فوق الایمان۔ دون الایمان میں وہ مسلمان شامل ہیں۔ جن کے اسلام کا درجہ ایمان سے کم ہے۔ فوق الایمان میں ایسے مسلمانوں کا ذکر ہے جو ایمان میں اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں۔ کہ وہ معمولی ایمان سے بلند تر ہوتے ہیں اس لئے میں نے یہ کہا تھا۔

کہ بعض لوگ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ تو میرے ذہن میں وہ مسلمان تھے۔ جو فوق الایمان کی تعریف کے ماتحت آتے ہیں۔ مشکوٰۃ میں بھی ایک روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا اور اس کی حمایت کرتا ہے۔ وہ اسلام سے خارج ہے۔

سوال:۔ موجودہ ایجی ٹیشن کے شروع ہونے سے پہلے کیا آپ ان مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد صاحب کو نہیں مانتے۔ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے رہے؟

جواب:۔ ہاں میں یہ کہتا رہا ہوں۔ اور ساتھ ہی میں "کافر" اور "خارج از دائرہ اسلام" کی اصطلاحوں کے اس مفہوم کی بھی وضاحت کرتا رہا ہوں جس میں یہ اصطلاحیں استعمال کی گئیں۔

سوال:۔ کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ موجودہ ایجی ٹیشن شروع ہونے سے قبل آپ اپنی جماعت کو یہ مشورہ دیتے رہے کہ وہ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھیں۔ اور غیر احمدیوں سے اپنی لڑکیوں کی شادی نہ کریں؟

جواب:۔ میں یہ سب کچھ غیر احمدی علماء کے اسی قسم کے فتووں کے جواب میں کہتا رہا ہوں۔ بلکہ میں نے ان سے کم کہا ہے کیونکہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا

سوال:۔ آپ نے اب اپنی شہادت میں کہا ہے کہ جو شخص نیک نیتی کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب کو نہیں مانتا وہ پھر بھی مسلمان رہتا ہے۔ کیا شروع سے آپ کا یہی نظریہ رہا ہے؟ جواب:۔ ہاں۔

سوال:۔ کیا احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان اختلافات بنیادی ہیں؟

جواب:۔ اگر لفظ بنیادی کا وہی مفہوم ہے جو ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس لفظ کا لیا ہے۔ تب یہ اختلافات بنیادی نہیں ہیں۔

سوال:۔ اگر لفظ بنیادی عام معنوں میں لیا جائے تو پھر؟

جواب:۔ عام معنوں میں اس کا مطلب "اہم" ہے لیکن اس مفہوم کے لحاظ سے بھی اختلافات بنیادی نہیں ہیں۔ بلکہ فروعی ہیں۔

عدالت کا سوال:۔ احمدیوں کی تعداد پاکستان میں کتنی ہے؟

جواب:۔ دو اور تین لاکھ کے درمیان۔

وکیل کے سوال:۔ کیا کتاب تحفہ گولڑویہ جو ستمبر ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی تھی مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیف ہے؟

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ کیا آپ کو یہ معلوم ہے یا نہیں کہ جس عقیدہ کا ذیل کے پیرا میں ذکر ہے وہ عامۃ المسلمین کا عقیدہ ہے۔ "جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایسا ہی اس بات پر ایمان فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے۔ دوسرا بعث احمدی جو کہ جمالی رنگ میں ہے"

جواب:۔ عامۃ المسلمین کے نزدیک اس کا اطلاق صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس کا اطلاق اصلی طور پر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہوتا ہے۔ لیکن ظلی طور پر مرزا غلام احمد صاحب پر بھی ہوتا ہے۔

سوال:۔ ازراہ کرم ۲۱ ر اگست ۱۹۱۷ء کے الفضل کے صفحہ ۲ کے کالم ۲ کو ملاحظہ فرمائیے جہاں آپ نے اپنی جماعت اور غیر احمدیوں میں فرق بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ:۔

"ورنہ حضرت مسیح موعودؑ نے تو فرمایا ہے کہ ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور۔ ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور۔ ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور۔ اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔"

کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:۔ اس وقت جب یہ عبارت شائع ہوئی تھی میرا کوئی ڈائری نویس نہیں تھا اس لئے میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ کہ میری بات کو صحیح طور پر رپورٹ کیا گیا ہے یا نہیں تاہم اس کا مجازی رنگ میں مطلب لینا چاہیئے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ ہم زیادہ خلوص سے عمل کرتے ہیں۔

سوال:۔ کیا آپ نے انوار خلافت کے صفحہ ۹۳ پر کہا ہے کہ "اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے۔ کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعودؑ کے منکر ہوئے۔ اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے لیکن کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعودؑ کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے۔ تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔"

جواب:۔ ہاں لیکن یہ بات میں نے اس لئے کہی تھی کہ غیر احمدی علماء نے یہ فتویٰ دیا تھا۔ کہ احمدیوں کے بچوں کو بھی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا جائے۔ واقعہ یہ ہے کہ احمدی عورتوں اور بچوں کی نعشیں قبروں سے اکھاڑ کر باہر پھینکی گئیں۔ چونکہ ان کا فتویٰ اب تک قائم ہے اس لئے میرا فتویٰ بھی قائم ہے۔ البتہ اب ہمیں بانی سلسلہ کا ایک فتویٰ ملا ہے۔ جس کے مطابق ممکن ہے کہ غور و خوض کے بعد پہلے فتویٰ میں ترمیم کر دی جائے۔

سوال:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۳ پر لکھا ہے کہ:۔

"علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسولؐ کو بھی نہیں مانتا۔"

جواب:۔ ہاں یہ الفاظ اپنے عام معنوں میں استعمال ہوئے ہیں

سوال:۔ ۱۹۴۶ء میں قیام پاکستان کے متعلق آپ کا طرز عمل کیا تھا؟ کیا یہ صحیح ہے۔ کہ ۱۱ ر جون ۱۹۴۷ء کو آپ نے ملفوظات میں کہا تھا کہ:۔

"پاکستان اور آزاد حکومت کا مطالبہ ہندوستان کی غلامی کو مضبوط کرنے والی زنجیریں ہیں۔"

جواب:۔ ہاں۔ لیکن میں نے یہ اس لئے کہا تھا کہ میرے اور مولانا مودودی سمیت کئی سرکردہ مسلمانوں کی یہ رائے تھی۔ کہ قیام پاکستان اور مطالبہ ہندوستان کی آزادی کو مشکل بنا دے گا۔ ان دنوں پاکستان کے قیام کو ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ انگریز ایسی مملکت کے قیام کے خلاف تھے۔

سوال:۔ کیا جیسا کہ اخبار الفضل مورخہ ۵ ر اگست ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا تھا۔ آپ نے یہ کہا تھا کہ:۔

(الف) "اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے۔ اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں۔ تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بے شک یہ کام بہت مشکل ہے مگر اس کے نتائج بھی بہت شاندار ہیں۔"

(ب) "ممکن ہے عارضی طور پر افتراق ہو۔ اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی۔ اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد دور ہو جائے۔"

(ج) "بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے۔ اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔"

جواب:۔ الفضل مورخہ ۵ ر اپریل ۱۹۴۷ء میں میری تقریر صحیح طور پر رپورٹ نہیں ہوئی۔ صحیح رپورٹ ۱۳ ر اپریل ۱۹۴۷ء میں شائع ہوئی ہے۔

سوال:۔ کیا آپ کی جماعت میں کوئی ملاّ بھی ہے؟

جواب:۔ "ملاّ" کا لفظ "مولوی" کا مترادف ہے۔ اور یہ لفظ تحقیر کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔ ملا علی قاری ملاّ شور بازار اور ملا باقر جو تمام معروف شخصیتیں ہیں۔ ملاّ کہلاتے ہیں۔ اور اس میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ یا کرتے رہے ہیں۔

سوال:۔ کیا آپ نے سندھ سے واپسی پر کوئی پریس انٹرویو دیا تھا۔ جو ۱۳ ر اپریل ۱۹۴۷ء کے الفضل میں شائع ہوا۔ اور جس میں آپ سے ایک اخبار نمائندہ نے ایک سوال کیا۔ اور آپ نے اس کا جواب دیا؟ سوال یہ تھا۔ کہ کیا پاکستان عملاً ممکن ہے۔ جس کا جواب یہ دیا گیا تھا کہ سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے اس سوال کو دیکھا جائے تو پاکستان ممکن ہے۔ لیکن میرا ذاتی خیال یہ ہے۔ کہ ملک کے حصے بخرے کرنے کی ضرورت نہیں۔

جواب:۔ یہ صحیح ہے۔ کہ ایک اخباری نمائندے نے مجھ سے ایک سوال کیا تھا۔ مذکورہ بالا الفاظ اس کا ایک اقتباس ہے۔ جو کچھ اس میں کہا گیا۔ وہ تقسیم کے سوال پر میری ذاتی رائے تھی۔

سوال:۔ کیا آپ نے ۱۴ ر مئی ۱۹۴۷ء کو نماز مغرب کے بعد اپنی مجلس علم و عرفان میں مندرجہ ذیل الفاظ کہے جو ۱۶ ر مئی ۱۹۴۷ء کے الفضل میں شائع ہوئے؟

"میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن اگر قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی ہونا پڑے۔ تو یہ اور بات ہے۔ بسا اوقات عضو ماؤف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا بھی مشورہ دیتے ہیں۔ لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا۔ بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں صرف اسی وقت جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔ اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے۔ کہ اس ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے۔ تو کونسا جاہل انسان اس کے لئے کوشش ... [illegible] ... ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے ہیں۔ تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے۔ کہ یہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔"

جواب:۔ نہیں۔ میں نے بالکل انہی الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار نہیں کیا تھا۔ جو کچھ میں نے کہا اسے بہت حد تک غلط طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جس شخص نے میری تقریر کی رپورٹ مرتب کی۔ یعنی منیر احمد۔ وہ کبھی میرا ڈائری نویس نہیں رہا۔ اس بارہ میں میرے صحیح خیالات الفضل مورخہ ۲۱ ر مئی ۱۹۴۷ء میں شائع ہوئے تھے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

"ان حالات کے پیش نظر ان (مسلمانوں) کا حق ہے کہ مطالبہ کریں اور ہر دیانتدار کا فرض ہے۔ کہ خواہ اس میں اس کا نقصان ہو۔ مسلمانوں کے اس مطالبہ کی تائید کرے ...... بے شک ہمیں مسلمانوں کی طرف سے بھی بعض اوقات تکالیف پہنچ جاتی ہیں۔ اور ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ شاید وہ ہمیں پھانسی پر چڑھا دیں گے۔ مگر میں ہندوؤں سے پوچھتا ہوں۔ کہ تم لوگوں نے ہمیں کب سکھ دیا تھا۔ تم لوگوں نے ہمیں کب آرام پہنچایا تھا۔ اور تم لوگوں نے کب ہمارے ساتھ ہمدردی کی تھی۔"

سوال:۔ کیا آپ نے جو کچھ ۱۶ ر مئی ۱۹۴۷ء کے الفضل میں شائع ہوا۔ اس کی تردید کی؟

جواب:۔ جو کچھ اس میں بیان ہوا تھا۔ ۲۱ ر مئی ۱۹۴۷ء کے الفضل میں عملاً اس کی تردید کر دی گئی تھی۔

سوال:۔ الفضل پر شائع شدہ الفاظ ۱۴ ر ہجرت کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔ اس سے ۱۴ ر مئی مراد ہے۔

عدالت کا سوال:۔ آپ اس مہینے کو ہجرت کیوں کہتے ہیں؟

جواب:۔ کیونکہ تاریخ بتلاتی ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت مئی میں ہوئی تھی۔

وکیل کے سوال:۔ کیا آپ سن ہجری استعمال کرتے ہیں یا کہ عیسوی کیلنڈر؟

جواب:۔ ہم نے صرف یہ کیا ہے کہ شمسی مہینوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف واقعات کے اعتبار سے مختلف نام دے دیئے ہیں۔

سوال:۔ کیا آپ نے جیسا کہ ۱۲ ر نومبر ۱۹۴۶ء کے الفضل میں درج ہے۔ اپنے آپ کو اقلیت قرار دیا جانے کا مطالبہ کیا تھا؟

جواب:۔ نہیں۔ اصل واقعات یہ ہیں۔ کہ جب ۱۹۴۶ء میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہوئے تو حکومت نے مختلف فرقہ وارانہ پارٹیوں سے استفسارات کئے اور تمام مسلمانوں کو ایک جماعت قرار دیا۔ اس پر بعض مسلم لیگیوں کی طرف سے ہمیں کہا گیا۔ کہ یہ انگریز کی ایک چال ہے۔ جس نے اس طرح غیر مسلم جماعتوں کی تعداد بڑھا دی ہے۔ اور مسلمانوں کو صرف ایک پارٹی ہی تصور کیا ہے۔ اس پر ہم نے گورنمنٹ سے احتجاج کیا۔ کہ کیوں احمدیوں سے بھی ایک پارٹی کی حیثیت میں استفسار نہیں کیا گیا۔ حکومت نے جواب دیا۔ کہ ہم ایک سیاسی پارٹی نہیں۔ بلکہ ایک مذہبی جماعت ہیں۔

سوال: کیا مارچ ۱۹۱۹ء کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ایک اجلاس میں آپ نے وہ بیان دیا جس کا ذکر رسالہ عرفان الٰہی کے صفحہ ۹۳ پر "انتقام لینے کا زمانہ" کے زیرِ عنوان کیا گیا ہے۔ اور جس میں کہا گیا ہے کہ:-

"اب زمانہ بدل گیا ہے۔ دیکھو پہلے جو مسیح آیا تھا اسے دشمنوں نے صلیب پر چڑھایا مگر اب مسیح اس لئے آیا تا اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اُتار دے"

جواب: یہاں پر مگر اقتباس والے اس فقرے کی تشریح کتابچے کے صفحہ ۱۰۱-۱۰۲ پر کی گئی ہے۔ جہاں میں نے کہا ہے کہ:-

"لیکن کیا ہمیں اس کا کچھ جواب نہیں دینا چاہئے۔ اور اس خون کا بدلہ نہیں لینا چاہئے۔ لیکن اسی طریق سے جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں بتایا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کابل کی سرزمین سے اگر احمدیت کا ایک پودا کاٹا گیا ہے تو اب خدا تعالیٰ اس کی جگہ ہزاروں پودے وہاں لگائے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سید عبداللطیف صاحب شہید کے قتل کا بدلہ یہ نہیں رکھا گیا کہ ہم ان کے قاتلوں کو قتل کریں۔ اور ان کے خون بہائیں۔ کیونکہ قتل کرنا ہمارا کام نہیں۔ ہمیں خدا نے پر امن ذرائع سے کام کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ نہ کہ اپنے دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے۔ پس ہمارا انتقام یہ ہے کہ ان کے اور ان کی نسلوں کے دلوں میں احمدیت کا بیج بو دیں۔ اور انہیں احمدی بنائیں۔ یہ جس چیز کو وہ مٹانا چاہتے ہیں اس کو قائم کر دیں...... مگر اب ہمارا یہ کام ہے کہ ان کے خون کا بدلہ لیں۔ اور ان کے قاتل جس چیز کو مٹانا چاہتے ہیں اسے قائم کر دیں۔ اور چونکہ خدا کی برگزیدہ جماعتوں میں شامل ہونے والے اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں کہ اپنے دشمنوں پر احسان کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارا بھی یہ کام نہیں کہ سید عبداللطیف صاحب کے قتل کرنے والوں کو دنیا سے مٹا دیں۔ اور قتل کر دیں۔ بلکہ یہ ہے کہ انہیں ہمیشہ کیلئے قائم کر دیں۔ اور ابدی زندگی کے مالک بنا دیں۔ اور اس کا طریق یہی ہے کہ انہیں احمدی بنائیں"

عدالت کا سوال: اس بیان میں احمدیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: احمدیت سے اسلام کی وہ تشریح ہے جو احمدیہ جماعت کے بانی نے کی۔

وکیل کا سوال: کیا آپ نے الفضل کے ۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء کے شمارہ میں ایک مقالہ افتتاحیہ "خونی ملا کے آخری دن" کے عنوان سے شائع ہوا دیکھا ہے؟ جس میں مندرجہ ذیل الفاظ آتے ہیں:-

"ملاں آخری دستاویز پہنچا ہے۔ ان تمام ملاؤں کا بدلہ لینے کا جن کو شروع سے خونی ملا قتل کرتے آئے ہیں۔ ان سب کے خون کا بدلہ لیا جائے گا (۱) عطاء اللہ شاہ بخاری سے (۲) ملا بدایونی سے (۳) ملا احتشام الحق سے (۴) ملا محمد شفیع سے (۵) ملا مودودی پانچویں سوار آگئے"

جواب: ہاں اس تحریر کے متعلق منٹگمری کے ایک آدمی کی طرف سے ایک شکایت میرے پاس پہنچی تھی۔ اور میں نے اس کے متعلق ناظر متعلقہ سے جو ناظر تبلیغ کی تھی پوچھا۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ اس نے ایڈیٹر کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ اس کی تردید کرے۔

سوال: کیا وہ تردید آپ کے علم میں آئی؟

جواب: نہیں۔ لیکن ابھی ابھی مجھے ۱۰ اگست ۱۹۵۲ء کے الفضل کا ایک آرٹیکل جس کا عنوان "ایک غلطی کا ازالہ" ہے دکھایا گیا ہے جس میں مذکورہ بالا تحریر کی تشریح کر دی گئی تھی۔

عدالت کا سوال: اس ادارتی مقالہ میں جن مولویوں کو ملا کہا گیا ہے کیا انہوں نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔ کہ احمدی مرتد اور واجب القتل ہیں؟

جواب: میں صرف یہ جانتا ہوں کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔

وکیل کا سوال: کیا آپ نے جون ۱۹۱۹ء کے تشحیذ الاذہان کے صفحہ ۳۸ پر مندرجہ ذیل عبارت لکھی تھی؟

"وہ خلیفہ ہو۔ تو جو پہلا ہو اس کی بیعت ہو۔ جو بعد میں دوسرا پہلے کے مقابل پر کھڑا ہو جائے جیسے کہ حدیث میں ہے تو اسے قتل کر دو۔ مگر یہ قتل کا حکم تب ہے۔ کہ جب سلطنت اپنی ہو۔ اب اس حکومت میں ہم ایسا نہیں کر سکتے"

جواب: جی نہیں۔ ڈائری نویس نوآموز تھا۔ میں نے جو کچھ کہا۔ اسے اس نے غلط طور پر پیش کیا۔ در حقیقت جو کچھ میں نے کہا تھا میں نے اس کی توضیح اس وقت کر دی تھی۔ جب احمدیوں کی لاہوری پارٹی نے حکومت سے شکایت کی تھی۔ اور حکومت نے مجھ سے اس کی وضاحت چاہی تھی۔

سوال: کیا آپ کی جماعت خالص مذہبی جماعت ہے یا سیاسی بھی؟

جواب: اصل میں تو یہ جماعت مذہبی جماعت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا دماغ عطا کیا ہے کہ جب بھی کوئی سیاسی مسئلہ اس کے سامنے پیش ہوتا ہے تو وہ بیکار نہیں رہ سکتا۔

سوال: کیا آپ نے کوئٹہ میں اپنے خطبہ جمعہ میں وہ تقریر کی تھی جو ایگزیبٹ ڈی۔ای ۲۴۳ کی تھی۔ جو الفضل کے ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء کے پرچہ میں شائع ہوئی ہے؟ — جواب: جی ہاں۔

س: آپ نے جب اپنی تقریر میں ذیل کے الفاظ کہے تو اس سے آپ کی کیا مراد تھی:-

"یاد رکھو۔ تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک ہماری Base مضبوط نہ ہو۔ پہلے Base مضبوط ہو تو تبلیغ ہو سکتی ہے"

جواب: یہ الفاظ اپنی تشریح آپ کرتے ہیں۔

سوال: اور آپ نے جب یہ کہا تھا کہ بلوچستان کو احمدی بنایا جائے۔ تاکہ ہم کم از کم ایک صوبہ کو تو اپنا کہہ سکیں۔ تو اس سے آپ کا کیا مطلب تھا؟

جواب: ایسا کہنے کے دو سبب تھے (۱) موجودہ نواب قلات کے [illegible] احمدی تھے (۲) اور بلوچستان ایک چھوٹا سا صوبہ ہے۔

سوال: کیا آپ نے اپنے خطبہ جمعہ میں مندرجہ ذیل الفاظ کہے تھے جو الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۸ء دستاویز ڈی۔ای ۲۱۰ میں شائع ہوئے ہیں:

"میں یہ جانتا ہوں کہ اب یہ صوبہ ہمارے ہاتھوں سے نکل نہیں سکتا۔ یہ ہمارا ہی شکار ہو گا۔ دنیا کی ساری قومیں مل کر بھی ہم سے یہ علاقہ چھین نہیں سکتیں"

جواب: جی ہاں۔ لیکن اس عبارت کو اس کے لفظی معنوں میں نہیں لینا چاہئے۔ یہاں مستقبل کا ذکر ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا تھا۔ کہ چونکہ اس صوبہ میں ایک احمدی فوجی افسر قتل ہوا ہے۔ اس لئے یہ صوبہ لازماً احمدی ہو کر رہے گا۔

سوال: کیا ربوہ ایک خالص احمدی نوآبادی ہے؟

جواب: یہ زمین صدر انجمن احمدیہ نے خریدی تھی۔ اور اسی کی ملکیت ہے۔ انجمن کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کے متعلق جو چاہے انتظام کرے۔ لیکن بعض غیر احمدیوں نے بھی زمین خریدنے کے لئے درخواست دی تھی اس پر انجمن نے کہا۔ کہ اسے اچھے ہمسایوں کی موجودگی پر کوئی اعتراض نہیں۔

سوال: کیا کسی غیر احمدی نے زمین خریدی؟

جواب: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک غیر احمدی نے زمین خریدی ہے۔ لیکن مجھے اس کا کوئی ذاتی علم نہیں

سوال: فسادات کے دوران میں آپ کہاں تھے؟

جواب: ربوہ میں۔

سوال: کیا جو واقعات لاہور میں پیش آئے ایسے کوئی واقعات ربوہ میں بھی ہوئے؟

جواب: نہیں۔

سوال: کیا آپ اپنی جماعت کے لوگوں سے یہ بات متواتر کہتے رہے ہیں کہ ان کا اصل وطن قادیان ہے۔ اور بالآخر انہوں نے وہاں ہی جانا ہے؟

جواب: ہر مسلمان کی یہ خواہش ہونی چاہئے کہ وہ اپنے وطن کو واپس حاصل کرے۔

سوال: کیا ہندوستان میں بھی احمدیہ جماعت ہے؟

جواب: ہاں۔

سوال: برطانوی حکومت کے متعلق احمدیہ جماعت کے بانی کا کیا رویہ تھا؟

جواب: میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اسلام کی تعلیم کے مطابق انسان جس ملک میں رہے۔ ان شرائط کے ماتحت جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ اس کی حکومت کا وفادار رہنا چاہئے۔

سوال: کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بغداد پر انگریزوں کا قبضہ ہونے پر قادیان میں خوشیاں منائی گئیں؟

جواب: یہ بات قطعاً غلط ہے۔

سوال: کیا آپ کے نظریہ کے مطابق قائم شدہ اسلامی سلطنت میں کوئی غیر احمدی اس مملکت کا رئیس ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔ پاکستان مصر وغیرہ صحیح حکومت میں ہو سکتا ہے۔

سوال: فرض کیجئے پاکستان ایک مذہبی مملکت نہیں تو کیا آپ کے نزدیک ایک غیر مسلم یہاں رئیس مملکت ہو سکتا ہے؟

جواب: یہ تو قانون ساز اسمبلی کی اکثریت ہی فیصلہ کر سکتی ہے کہ رئیس مملکت مسلمان ہو یا غیر مسلم۔

سوال: کیا آپ اپنی جماعت کے لوگوں سے یہ کہتے رہے ہیں۔ کہ ان کا معاشرہ دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہونا چاہئے؟

جواب: جی نہیں۔

سوال: کیا آپ نے اپنی جماعت کے لوگوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ پاکستان میں سرکاری عہدوں پر قبضہ کر لیں؟

جواب: جی نہیں

س: کیا جنگی لحاظ سے ربوہ کی جائے وقوع کو کوئی خاص اہمیت حاصل ہے؟

جواب: جی ہاں۔ حکومت پاکستان کے ہاتھوں میں یہ ایک جنگی اہمیت والا مقام ہو گا۔

سوال: کیا آپ نے جیسا کہ الفضل مورخہ ۹ نومبر ۱۹۴۸ء صفحہ ۲ پر چھپا ہے۔ ربوہ میں ایک پریس کانفرنس میں یہ بیان دیا تھا کہ:-

"گو یہ زمین موجودہ حالت میں واقعی مہنگی ہے اور اس میں کوئی جاذبیت نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اسے ایک نہایت شاندار شہر کی صورت میں تبدیل کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں جو دفاعی لحاظ سے بھی پاکستان میں محفوظ ترین مقام ہو گا"

جواب: میں پانچ سال کے عرصہ کے بعد اس وقت بتا نہیں سکتا کہ کانفرنس میں میرے اصل الفاظ کیا تھے۔

عدالت کا سوال: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ربوہ کو جنگی لحاظ سے کوئی اہمیت حاصل ہے؟

جواب: ربوہ کے درمیان سے موٹر ٹرک اور ریل دونوں گذرتی ہیں۔ اسے اس لئے حکومت پاکستان کے خلاف جنگی اہمیت رکھنے والا مقام قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن دوسرے لوگوں کے لحاظ سے اسے ہمارے لئے خاص اہمیت ضرور حاصل ہے۔ کیونکہ چنیوٹ کی طرف سے جو دریا کے دوسری جانب واقع ہے اس پر حملہ نہیں ہو سکتا۔

مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش نمائندہ مجلس عمل کی جرح کے جواب میں

سوال: مسیلمہ بن الحبیب کے دعویٰ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب: اس کا دعویٰ جھوٹا تھا۔

سوال: کیا وہ کلمہ پڑھتا تھا؟

جواب: نہیں۔

سوال:- حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۴ پر لکھا ہوا ہے کہ:-

"پھر ماسوا اس کے کیا کسی مرتد کے ارتداد سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ وہ سلسلہ جس سے یہ مرتد خارج ہوا حق نہیں ہے کیا ہمارے مخالف علماء کو خبر نہیں کہ کئی بدبخت حضرت موسیٰ کے زمانہ میں ان سے مرتد ہو گئے پھر کئی دفعہ حضرت عیسیٰ سے مرتد ہوئے۔ اور پھر کئی بدبخت اور بدقسمت ہمارے نبی صلعم کے عہد میں آپ سے مرتد ہو گئے چنانچہ مسیلمہ کذاب بھی مرتدین میں سے ایک تھا۔"

کیا آپ کی رائے میں مسیلمہ مرتد تھا؟

جواب:- ہاں جب میں نے کہا۔ کہ وہ مسلمان نہیں تھا۔ اس سے میری مراد یہ تھی۔ کہ دعویٰ نبوت کے بعد وہ مسلمان نہیں رہا تھا۔

سوال:- کیا آپ نے اسود عنسی۔ سجاح نبیۃ کاذبہ و طلیحہ اسدی کے حالات زندگی کا مطالعہ کیا ہے؟

جواب:- ہاں۔

سوال:- کیا ان تمام اشخاص نے جن میں ایک عورت بھی تھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا جس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے ان کے خلاف جنگ کا اعلان کیا؟

جواب:- نہیں۔ بلکہ صورت حال اس کے بالکل برعکس ہے۔ ان اشخاص نے جن میں سے ہر ایک نے دعویٰ نبوت کیا۔ مسلمانوں پر حملے کئے۔ جس پر مسلمانوں نے اس کے جواب میں انکو شکست دی۔

سوال:- کیا حسب ذیل اشخاص نے وقتاً فوقتاً نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟

(۱) حارث دمشقی ۶۸۵-۷۰۵ء نے خلیفہ عبدالملک کے زمانہ میں۔
(۲) مغیرہ بن سعید العجلی ۷۳۴-۷۴۱ء
(۳) ابو منصور العجلی ۷۳۴-۷۴۱ء
(۴) اسحاق الاخرس المغربی ۷۵۰-۷۵۴ء
(۵) ابو عیسیٰ اسحاق اصفہانی ۷۵۴-۷۷۵ء
(۶) علی بن محمد خارجی ۸۶۹ء
(۷) حامیم من اللہ ناعکاسی [?]
(۸) محمود واحد گیلانی ۱۵۲۸-۱۵۸۶ء
(۹) محمد علی باب ۱۸۵۰ء

جواب:- محمد علی باب کے سوا میں دوسرے لوگوں کے متعلق وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتا محمد علی باب نے اپنے آپ کو نبی نہیں کہا تھا بلکہ مہدی موعود کہا تھا۔

سوال:- آپ نے تشریعی اور غیر تشریعی نبی کا فرق تو بیان فرما دیا مہربانی کر کے ظلی نبی اور بروزی نبی کی بھی تعریف کر دیجئے؟

جواب:- ان اصطلاحات سے یہ مراد ہے کہ ایسا شخص جس کے متعلق ان اصطلاحات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ خود بعض مخصوص صفات نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ صفات اس میں منعکس رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں۔

سوال:- کیا مرزا غلام احمد صاحب نے تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا؟

جواب:- نہیں۔

سوال:- کیا مرزا غلام احمد صاحب نے اربعین حصہ چہارم کے صفحہ ۴۳-۴۴ میں یہ نہیں لکھا کہ:-

"ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے۔ اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکی لھم۔ یہ الہام براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گذر گئی۔ اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم و موسیٰ۔ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو۔ تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توریت اور قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا۔ تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔ غرض یہ سب خیالات فضول اور کوتاہ اندیشیاں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے۔ تاہم خدا تعالیٰ نے اپنے نفس پر حرام نہیں کیا۔ کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعے سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو۔ جھوٹی گواہی نہ دو۔ زنا نہ کرو۔ خون نہ کرو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔ پھر وہ دلیل تمہاری کیسی گاؤ خورد ہو گئی۔ کہ اگر کوئی شریعت لاوے اور مفتری ہو۔ تو تیئیس ۲۳ برس تک زندہ نہیں رہ سکتا چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے واصنع الفلک باعیننا و وحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کیلئے مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے"

جواب:- ہاں۔ لیکن انہوں نے ایک بعد کی کتاب میں اس کی تشریح کی ہے کہ وہ نے ایک کتاب سے پھر بنایا [?]

سوال:- کیا مرزا غلام احمد صاحب نے ان لوگوں کو مرتد کہا ہے جو احمدی بننے کے بعد اپنے عقیدے سے پھر گئے؟

جواب:- مرتد کا مطلب صرف یہ ہے کہ ایسا شخص جو واپس لوٹ جائے مولانا مودودی صاحب نے بھی یہ اصطلاح استعمال کی ہے۔

سوال:- کیا آپ مرزا غلام احمد صاحب کو ان مامورین میں شمار کرتے ہیں جن کا ماننا مسلمان کہلانے کیلئے ضروری ہے؟

جواب:- میں اس سوال کا جواب پہلے دے چکا ہوں کوئی شخص جو مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان نہیں لاتا۔ دائرہ اسلام سے خارج قرار نہیں دیا جا سکتا۔

سوال:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کتنے سچے نبی گذرے ہیں؟

جواب:- میں کسی کو نہیں جانتا مگر اس اعتبار سے کہ ہمارے رسول کریمؐ کی حدیث کے مطابق آپ کی امت کے علماء تک میں آپ کی عظمت اور شان کا انعکاس ہوتا ہے سینکڑوں اور ہزاروں ہو چکے ہوں گے۔

سوال:- کیا آپ اس حدیث کو سچا تسلیم کرتے ہیں؟

جواب:- ہاں۔

سوال:- کیا آپ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب ہمارے رسول اکرمؐ کے سوا سب انبیاء سے افضل تھے؟

جواب:- ہم ان کے متعلق صرف حضرت مسیح ناصری سے افضل ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

مولانا میکش کی جرح کے جواب بتاریخ ۱۵ جنوری

سوال:- یہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ بن مریم (مسیح ناصری) قیامت سے پہلے پھر دوبارہ ظاہر ہوں گے۔ اس کے متعلق آپ کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب:- یہ بات غلط ہے۔ کہ یہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے۔ مسلمانوں کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جو یہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ناصری طبعی موت سے وفات پا گئے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم دوبارہ مبعوث نہیں ہوں گے۔ بلکہ ایک دوسرا شخص جو ان سے مشابہت رکھتا ہو گا۔ اور ان کی صفات کا حامل ہو گا۔ آئے گا۔

عدالت کا سوال:- کیا حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں یہودی کسی مسیح کے منتظر تھے؟

جواب:- جی ہاں۔ وہ ایک مسیح کی آمد کے منتظر تھے مگر اس سے پہلے الیاس نے آنا تھا جس نے آسمان سے اسی خاکی جسم کے ساتھ نازل ہونا تھا۔

سوال:- کیا حضرت عیسیٰ ہی یہ مسیح تھے؟

جواب:- ہمارے عقیدہ کے مطابق وہی مسیح تھے۔ لیکن یہودیوں کے عقیدہ کے مطابق نہیں۔

سوال:- کیا حضرت عیسیٰ ناصری نے کبھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا؟

جواب:- جی ہاں۔

سوال:- یہودیوں نے خدا کو ایک تاجر کی شکل میں پیش کیا۔ اور یہ کہہ کر اس کے ٹھیکیدار بن گئے تھے کہ خدا نے ابراہیم سے عہد کیا تھا کہ وہ کنعان کی زمین دوبارہ انہیں دے گا۔ اسی طرح پولوس کو ماننے والے عیسائیوں نے خدا پر اپنا پہلا حق رہن جتایا۔ اور اس حق رہن کی بجر گال گوتھا کی پہاڑی [?] پر حضرت مسیح کا پھانسی پانا قرار دی۔ اب مولانا مرتضیٰ احمد میکش اور ان کے ساتھ دوسرے علماء دین دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا پر پہلا حق رہن ان کا ہے اور اس رہن کی قیمت یہ قرار دی گئی ہے کہ ذہنی غلامی اختیار کر لی جائے۔ کیا آپ بھی مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت پر ایمان لانے کی وجہ سے خدا پر کسی مخصوص اور علیحدہ حق رہن کا دعویٰ رکھتے ہیں؟

جواب:- ہم نہ تو کسی ایسے حق رہن کو مانتے ہیں۔ اور نہ اس کے دعویدار ہیں۔

مولانا میکش کے سوال:- آپ نے کل فرمایا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے حضرت عیسیٰ بن مریم پر اپنے آپ کو فضیلت دی ہے مگر ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے الفضل دستاویز ڈی ای ۲۵ میں مرزا صاحب کی ۱۳ اپریل ۱۹۰۲ء کی ڈائری سے یہ عبارت نقل کی گئی ہے:-

"کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے ہیں وہ سب حضرت رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے۔ اور اس لئے ہمارا نام آدم۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ نوح۔ داؤد۔ یوسف۔ سلیمان۔ یحییٰ۔ عیسیٰ وغیرہ ہے۔ چنانچہ ابراہیم ہمارا نام اس واسطے ہے کہ حضرت ابراہیم ایسے مقام میں پیدا ہوئے تھے کہ وہ بت خانہ تھا اور لوگ بت پرست تھے۔ اور اب بھی لوگوں کا یہی حال ہے"

کیا اس عبارت سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ آپ ان تمام انبیاء سے جن کا اس عبارت میں ذکر ہے۔ افضل ہیں؟

جواب:- اول تو مرزا صاحب کوئی باقاعدہ ڈائری نہ رکھتے تھے۔ یہ اقتباس تو کسی رپورٹر کا لکھا ہوا ہے۔ لیکن یہ فرض کرتے ہوئے بھی کہ یہ رپورٹ صحیح ہے۔ اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو دوسرے انبیاء پر فضیلت دی ہے۔ اس کا مطلب تو صرف ان صفات کو گنوانا ہے۔ جو مرزا صاحب اور دوسرے انبیاء میں مشترک تھیں۔

سوال:۔ عام مسلمان تو احمدیوں کا اس لئے جنازہ نہیں پڑھتے کہ وہ احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں: آپ بتایئے کہ احمدی جو غیر احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھتے، اس کی اس کے علاوہ اور کیا وجہ ہے، جس کا آپ قبل ازیں اظہار کر چکے ہیں، کہ آپ نے جوابی کارروائی کے طور پر یہ طریق اختیار کیا ہے؟

جواب:۔ بڑا سبب تو جیسا کہ پہلے بیان کر چکا ہوں، یہ ہے کہ ہم غیر احمدیوں کا جنازہ اس لئے نہیں پڑھتے کہ وہ احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھتے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اپنے دعوے کے کئی سال بعد تک نہ صرف مرزا غلام احمد صاحب نے احمدیوں کو اجازت دے رکھی تھی کہ وہ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھیں، بلکہ خود بھی ایسی نماز جنازہ میں شریک ہوتے رہے۔ اور دوسرا سبب جو اصل میں پہلے سبب کا حصہ ہی ہے، یہ ہے کہ ایک متفقہ اور مسلمہ حدیث کے مطابق جو شخص دوسرے مسلمان کو کافر کہتا ہے۔ وہ خود کافر ہو جاتا ہے

سوال:۔ کیا غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کرنے پر بھی آپ کے سابقہ جواب کا اطلاق ہوتا ہے؟

جواب:۔ ہاں

سوال:۔ ازراہ کرم القول الفصل کے صفحہ ۵۱ کو ملاحظہ فرمایئے جس میں حسب ذیل عبارت ہے

"اس کے بعد خدا تعالے کا حکم آیا جس کے بعد نماز غیروں کے پیچھے حرام کی گئی۔ اور یہ صرف منع نہ تھی بلکہ حرام تھی۔ اور حقیقی حرمت صرف خدا تعالے کی طرف سے ہوتی ہے"

کیا اس عبارت سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ احمدیوں کو غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت کی وجہ کچھ اور ہے؟

جواب:۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جس وجہ سے احمدیوں کو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا گیا، اس کی بعد میں وحی کے ذریعہ سے تصدیق کر دی گئی۔

سوال:۔ آپ نے انوار خلافت کے صفحہ ۹۰ پر اس ممانعت کی ایک مختلف وجہ بیان کی ہے متعلقہ عبارت یہ ہے

"ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالے کے ایک نبی کے منکر ہیں یہ دین کا معاملہ ہے۔ اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں"

جواب:۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ کفر کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو ایک شخص کو ملت سے خارج نہیں کرتی۔ ہمارے نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ ہمیں ایسے شخص کو اپنا امام بنانا چاہیئے۔ جو دوسروں سے زیادہ نیک اور صالح ہو۔ ایک نبی کے انکار سے انسان کی نیکی کمزور ہو جاتی ہے۔

سوال:۔ آپ نے فرمایا ہے کہ کفر اور اسلام اضافتی الفاظ ہیں۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ الفاظ کفر، کافر کافرون، کافرین، کفار اور الکفرة قرآن کریم میں ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں۔ یعنی ایسے اشخاص کے متعلق جو امت سے باہر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟

جواب:۔ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ یہ لفظ قرآن کریم میں ایک ہی معنی میں استعمال نہیں ہوا۔ کل میں نے قرآن کریم سے ہی اس کی ایک مثال پیش کی تھی۔

سوال:۔ ازراہ کرم ذکر الٰہی کے صفحہ ۲۲ کو دیکھئے۔ جس میں حسب ذیل عبارت آتی ہے۔

"مرا تو یہ عقیدہ ہے کہ دنیا میں دو گروہ ہیں ایک مومن دوسرے کافر۔ پس جو حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے والے ہیں۔ وہ مومن ہیں۔ اور جو ایمان نہیں لائے۔ خواہ ان کے ایمان نہ لانے کی کوئی وجہ ہو، وہ کافر ہیں۔"

کیا یہاں لفظ کافر مومن کے مقابلہ پر استعمال نہیں ہوا؟

جواب:۔ اس عبارت میں مومن سے مراد وہ شخص ہے، جو مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان لاتا ہے اور کافر سے مراد وہ شخص ہے جو آپ کا انکار کرتا ہے۔

عدالت کا سوال:۔ تو کیا مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان لانا جزو ایمان ہے؟

جواب:۔ جی نہیں۔ یہاں پر لفظ مومن صرف مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان لانے کے مفہوم کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ نہ کہ اسلام کے بنیادی عقیدوں پر ایمان لانے کے مفہوم میں

سوال:۔ کیا جب کفر کے لفظ کے استعمال پر غلط فہمی اور تلخی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ تو یہ بہتر نہیں ہوگا کہ یا تو اس کے استعمال کو قطعی طور پر ترک کر دیا جائے۔ یا اس کے استعمال میں بہت احتیاط برتی جائے؟

جواب:۔ ہم ۱۹۲۲ء سے اس سے اجتناب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مولانا میکش کے سوال:۔ کیا آپ نے اپنی جماعت کے متعلق کبھی امت کا لفظ استعمال کیا ہے؟

جواب:۔ میرا عقیدہ ہے کہ احمدی علیحدہ امت نہیں ہیں۔ اور اگر کہیں امت کا لفظ احمدیوں کے متعلق استعمال ہوا ہے تو بے توجہی سے ہوا ہو گا۔ اور اس سے اصل مراد جماعت ...

سوال:۔ ۱۳ اگست ۱۹۲۳ء کا الفضل دیکھئے اس میں حسب ذیل عبارت ہے:۔

"اللہ تعالےٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے وہ کسی اور امت کے سپرد نہیں کیا۔ پہلے انبیاء میں سے کوئی نبی ایک لاکھ کی طرف آیا، کوئی نبی دو لاکھ کی طرف آیا اور کوئی دس لاکھ کی طرف آیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم سوا لاکھ تھی یا ہو سکتا ہے کہ عرب کی آبادی آپ کے زمانہ میں دو تین لاکھ ہو۔ بس یہی آپ کے پہلے مخاطب تھے۔ لیکن ہمارے چھٹتے ہی چالیس کروڑ مخاطب ہیں"

یہاں کن معنوں میں آپ نے لفظ امت استعمال کیا؟

جواب:۔ یہاں میں نے لفظ امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے استعمال کیا ہے

سوال:۔ کیا آپ انگریزوں کے اس لئے ممنون احسان نہیں ہیں، کہ ان کے عہد حکومت میں آپ کے مخصوص عقائد پھولے پھلے۔ اور کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ ان کے شکر گزار نہ رہیں؟

جواب:۔ شکر گزاری ایک اخلاقی فرض ہے اور اس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ہم ان کے احسان مند ہیں اور یہ اس منصفانہ سلوک کی وجہ سے ہے۔ جو انہوں نے ہر ایک کے ساتھ کیا جن میں ہم بھی شامل ہیں۔

سوال:۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب نے انگریزوں کو ممنون کرنے کے لئے بلاد اسلامیہ میں اشاعت کی غرض سے جہاد کے خلاف اتنی کتابیں نہیں لکھیں۔ جن سے کم و بیش پچاس الماریاں بھر جائیں؟

جواب:۔ مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا اس غرض سے لکھا کہ اس سے ان غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔ جو مسلمانوں کے خلاف دوسرے مذاہب میں پائی جاتی تھیں۔ یہ تصانیف کئی موضوع و مضامین پر مشتمل ہیں۔ جن کے متعلق غلط فہمیاں پائی جاتی تھیں۔ ضمناً ان میں مسئلہ جہاد بھی شامل تھا۔ لیکن اس مخصوص مسئلہ پر انہوں نے صرف چند صفحات پر مشتمل ایک رسالہ لکھا تھا

سوال:۔ کیا مندرجہ ذیل شعر میں مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت نہیں دی؟

لہ خسف القمر المنیر و ان لی
خسفا القمران المشرقان اتنکر

یعنی رسول اکرم کے لئے صرف چاند کو گرہن لگا۔ لیکن میرے لئے سورج اور چاند دونوں گہنا گئے الخ

جواب:۔ اس شعر میں صرف اس حدیث ... گیا ہے کہ مہدی کے وقت میں ماہ رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگے گا۔

سوال:۔ کیا آپ نے کبھی عام مسلمانوں کو ابوجہل کہا اور اپنی جماعت کو اقلیت قرار دیا؟

جواب:۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ میں عام مسلمانوں کو ابوجہل کی پارٹی قرار دیتا ہوں۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ ہماری جماعت تعداد کے لحاظ سے بہت تھوڑی ہے۔

عدالت کا سوال:۔ پاکستان میں کتنے احمدی کلیدی اسامیوں پر فائز ہیں؟

جواب:۔ میرے نزدیک تو چوہدری ظفر اللہ خاں کے علاوہ کوئی احمدی ایسی اسامی پر فائز نہیں جسے کلیدی کہا جاسکے۔

سوال:۔ فضائیہ، بحریہ، بری فوج میں احمدی افسروں کی تعداد کیا ہے؟

جواب:۔ بری فوج میں ۱½ یا ۲ فیصدی ہوں گے۔ ہوائی فوج میں کوئی ۵ فیصدی اور بحری فوج میں ½ فیصدی۔

سوال:۔ کیا میجر ... لال شاہ بخاری احمدی ہیں؟

جواب:۔ جی نہیں

سوال:۔ کیا جنرل حیاء الدین احمدی ہیں؟

جواب:۔ وہ کبھی احمدی تھے۔ لیکن میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ وہ اب بھی احمدی ہیں یا نہیں۔

سوال:۔ کیا مسٹر غلام احمد پرنسپل گورنمنٹ کالج راولپنڈی احمدی ہیں؟

جواب:۔ جی نہیں

سوال:۔ کیا پاکستان میں موجودہ انڈونیشین سفیر کے پیشرو احمدی تھے؟

جواب:۔ وہ احمدیوں کی قادیانی جماعت سے تو یقیناً تعلق نہ رکھتے تھے۔ مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ

لاہوری جماعت سے تعلق رکھتے تھے یا نہیں بہرحال ۱۹۵۳ء میں انڈونیشین سفیر یقیناً احمدی نہ تھے

مولانا میکش کے سوال:- کیا آپ نے اپنے خطبہ میں وہ الفاظ کہے جس کی رپورٹ الفضل مورخہ ۳ جون ۱۹۵۲ء (دستاویز ڈی۔ ای۔ ۳۲۶) میں شائع ہوئی ہے؟

جواب:- میں رپورٹ کے الفاظ کے متعلق تو وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یہ رپورٹ بہت حد تک ان الفاظ کے مفہوم کی آئینہ دار ہے۔ جو میں نے کہے۔ میں نے یہ سب کچھ آفاق مورخہ ۹ نومبر ۱۹۵۱ء کے ایک مقالہ کے جواب میں کہا تھا

سوال:- اس رپورٹ میں آپ یا آپ کے کسی جانشین کے پاکستان کے فاتح ہونے کی طرف اشارہ ہے؟

جواب:- آپ رپورٹ کو غلط طور پر پیش کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔

عدالت کا نوٹ

اس یقین دلانے کے باوجود کہ مرزا غلام احمد صاحب یا گواہ کی کہی ہوئی کوئی بات یا جماعت احمدیہ کے شائع کردہ لٹریچر کو عدالت ایک مستقل شہادت کی صورت میں تسلیم کرے گی۔ اس وقت تک جو بھی سوالات کئے گئے ہیں وہ تقریباً سب کے سب ایسی ہی تحریروں کے متعلق ہیں۔ یہ محض تضیع اوقات ہے اور ہم اس بارہ میں مزید سوالات کرنے کی اجازت دینے کو تیار نہیں۔

مسٹر نذیر احمد خان ایڈووکیٹ کے سوالات مزید عدالت کی اجازت سے

سوال:- سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ۲۳ فروری ۱۹۵۳ء کے پرچہ میں آپ کا ایک بیان شائع ہوا تھا۔ کیا خواجہ نذیر احمد ایڈووکیٹ اس بیان کے شائع ہونے سے قبل یا بعد آپ سے ملے تھے؟

جواب:- ہاں وہ اس بیان کی اشاعت سے ایک یا دو دن قبل مجھ سے ملے تھے۔

سوال:- کیا خواجہ نذیر احمد نے دوبارہ کسی وقت مارچ کے مہینہ میں آپ سے ملاقات کی؟

جواب:- ہاں، وہ دوبارہ بھی مجھ سے ملے۔ لیکن مجھے تاریخ یاد نہیں۔ وہ پہلی ملاقات کے ایک دو ماہ بعد ملے ہونگے۔

سوال:- کیا انہوں نے آپ کو خواجہ ناظم الدین کا کوئی پیغام دیا تھا؟

جواب:- نہیں، انہوں نے خواجہ ناظم الدین کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے صرف یہ کہا تھا کہ کراچی میں ان کی گفتگو بعض اہم شخصیتوں سے ہوئی ہے۔ میرا اپنا خیال یہ تھا۔ کہ وہ گورنر جنرل سے ملے تھے۔

سوال:- کیا انہوں نے مولانا مودودی کا نام لیا تھا؟

جواب:- نہیں

تحریری درخواست جو منجانب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عدالت میں داخل کی گئی

جناب عالی!

مظہر کے بیان روبرو عدالت مورخہ ۱۴/۱/۵۴ میں چند جوابات چونکہ ایسے اصطلاحی الفاظ پر مشتمل تھے، جو عام استعمال میں نہیں آتے۔ اس لئے ان کا ترجمہ شاید پورے طور پر مظہر کے مفہوم کا حامل نہ ہو یا بصورت دیگر فریقین غلط تعبیر کی کوشش نہ کر سکیں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مظہر اپنے اصلی الفاظ کو دہرا دے اور اپنا منشاء واضح کر دے۔ اس لئے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل جوابات شامل مثل فرمائے جاویں

سوال بر صفحہ ۳۱ یہ ہے:-

سوال:- اگر لفظ بنیادی عام معنوں میں استعمال ہو تو پھر؟

جواب:- عام مفہوم کے لحاظ سے اس لفظ کے معنے "اہم" کے ہیں۔ لیکن اس مفہوم کی رو سے بھی یہ اختلافات حقیقتاً بنیادی نہیں۔ اور انہیں فروعی کہا جا سکتا ہے۔

سوال بر صفحہ ۳۲ و ۳۳ یہ ہے:-

سوال:- آپ نے تشریعی اور غیر تشریعی نبی کا فرق بیان کر دیا ہے۔ اب کیا آپ مہربانی کر کے ظلی اور بروزی نبی کی تشریح فرمائیں گے؟

جواب:- ان اصطلاحات کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جس کی نسبت یہ اصطلاحات استعمال کی جائیں۔ وہ بعض مخصوص صفات کا براہ راست حامل نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنے متبوع سے روحانی ورثہ پاتے ہوئے انعکاسی رنگ میں یہ صفات حاصل کرتا ہے

سوال بر صفحہ ۱۳ یہ ہے:-

سوال:- کیا آپ کے خیال میں مسیلمہ کذاب مرتد تھا؟

جواب:- ہاں، جب میں نے یہ کہا ہے کہ وہ مسلمان نہیں تھا۔ تو اس سے میری مراد یہی ہے کہ وہ تشریعی نبوت کے دعوے کے بعد مسلمان نہیں رہا تھا۔

دوسری تحریری درخواست مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۵۴ء جو منجانب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عدالت میں داخل کی گئی

"جناب عالی!

میں نے کل جو بیان عصمت انبیاء کے متعلق دیا تھا۔ میرے دل میں شک تھا کہ شاید میں پوری طرح اپنے مافی الضمیر کو واضح نہیں کر سکا۔ عدالت کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے وکلاء سے مشورہ کرنے پر انہوں نے بھی اس رائے کا اظہار کیا۔ اس لئے میں آج اس سوال کے متعلق انبیاء اور جماعت احمدیہ کا عقیدہ بیان کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ میرے بیان میں کل کے درج شدہ الفاظ کی جگہ ان الفاظ کو درج کیا جائے:-

"بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے متواتر اور کثرت سے اپنی جماعت کو یہ تعلیم دی ہے کہ تمام انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔ اور صغیرہ اور کبیرہ کسی قسم کا گناہ بھی ان سے سرزد نہیں ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ سردار انبیاء ہونے کے سب نبیوں سے زیادہ معصوم تھے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر دنیا کے آخری انسان تک کوئی شخص آپ کی معصومیت کے مقام کے قریب بھی نہیں پہنچا۔ نہ پہنچ سکیگا۔ قرآن کریم نے آپ کی معصومیت کی یہ ارفع شان بتائی ہے۔ کہ آپ پر نازل شدہ کتاب قرآن کریم کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ لا یمسہ الا المطھرون (پاک لوگوں کے سوا اس کتاب کے مضامین تک کوئی نہیں پہنچ سکتا یعنی قرآن کریم کے سمجھنے کے لئے بھی ایک درجہ معصومیت کی ضرورت ہے۔ پس کیا شان ہوگی اس ذات والا کی جس کے دل پر ایسی عظیم القدر کتاب نازل ہوئی۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث بھی اسی لئے فرمایا تھا۔ کہ آپ اپنے ساتھ ملنے والوں کو پاک کریں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ویزکیھم (اور یہ رسول اپنے مخاطبوں کو پاک کریگا) اور آپ کے اہل بیت اور آل مطہر کے متعلق فرماتا ہے کہ ہم ان کی طرف برائی منسوب کرنے والوں کے الزامات سے ان کو پاک ثابت کریں گے اور ان کی پاکیزگی کو ظاہر کریں گے اور وہ دو حدیثیں بخاری اور مسلم کی جو میں نے بیان کی تھیں (جن میں سے ایک میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انتم اعلم بامور دنیاکم یعنی تم لوگ اپنے دنیوی امور کو بہتر سمجھ سکتے ہو۔ اور دوسری میں یہ ذکر ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص مجھے دھوکا دے کر اپنے حق میں فیصلہ کروا لے تو اگر وہ اس سے فائدہ اٹھا کر دوسرے کا حق لینا چاہے گا تو وہ آگ کھائے گا) نہ اس بات کے اظہار کے لئے بیان کی تھیں کہ جو غیر مسلم مصنفین اس قسم کی حدیثوں سے آپ کی معصومیت کے خلاف استدلال کرتے ہیں وہ حق پر نہیں۔ ان احادیث میں آپ نے صرف اپنی بشریت کا اظہار کیا ہے ان سے آپؐ کی معصومیت کے خلاف استدلال کرنا درست نہیں۔ اور جس شخص کے متعلق خدا کہتا ہے ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی (جب تو نے پھینکا تو تو نے نہیں پھینکا بلکہ خود خدا ہی نے پھینکا) اس کا اپنی بشریت کا علی الاعلان اقرار اس کے درجہ کے بلند ہونے اور اس کے اخلاق کے بے عیب ہونے پر دلالت کرتا ہے کسی عیب یا نقص پر دلالت نہیں کرتا"۔

نجات کی طرف دوڑو

— از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز —

(۱) "خدا تعالے نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنّت دے گا" (قرآن کریم) اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگ سکو؟

(۲) دنیا میں آج خدا تعالے کو قریباً ہر گھر اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو! خدا تعالے نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اسکے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر تم خدا کو اسکے گھر میں داخل نہ کرو گے۔

(۳) سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اے محمد رسول اللہ کی محبت کے دعویدارو! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے۔ اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے۔

مرزا محمود احمد